41643 ـ میت کے عذاب میں تخفیف کے لیے قبر پر تازہ شاخ رکھنا

سوال

میں نے ایك حدیث سنی ہے جس میں بیان کیا گیا ہےکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبروں پر تازہ شاخیں رکھی تھیں تا کہ قبر کے عذاب میں تخفیف اور کمی ہو، اور میں ایسا کرنے کی حکمت سے واقف نہیں، کیا ہمارے لیے بھی ایسا عمل کرنا مشروع ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جی ہاں یہ ثابت ہے کہ نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمانے لگے:

" ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور یہ عذاب انہیں کسی بڑی چیز کی بنا پر نہیں.

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایك تو غیبت اور چغلی کرتا تھا، اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا "

راوی بیان کرتے ہیں کہ: پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك تازہ شاخ لی اور اسے دو حصے کر کے ہر ایك قبر پر گاڑھ دیا، اور پھر فرمایا:

" امید ہے کہ جب تك یہ خشك نہیں ہونگی ان سے تخفیف اور کمی کی جائیگی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1378) صحیح مسلم حدیث نمبر (292).

اور یہ اس کی دلیل ہے کہ ہو سکتا ہے اس عذاب میں کمی اور تخفیف ہو جائے، لیکن اس تازہ شاخ کی عذاب کی تخفیف سے کیا مناسبت ہے ؟

اس کے جواب میں کئی ایك قول ہیں:

1 ـ اس لیے كہ یہ دونوں تازہ شاخیں خشك ہونے تك اللہ تعالی كی تسبیح بیان كرتی ہیں، اور تسبیح و تحمید میت سے عذاب میں كمی كا باعث ہے، ہوسكتا ہے اس مستنبط علت سے یہ نكالا گیا ہے ـ اور یہ بعید ہے ـ كہ انسان كے لیے قبرستان جا كر قبروں كے پاس حمد و ثنا بیان كرنا مسنون ہے تا كہ میت كے عذاب میں تخفیف ہو.

2 ـ اور بعض علماء كا كہنا ہے: یہ تعلیل ضعیف اور كمزور ہے، كیونكہ شاخ تو ہر حالت میں تسبیح بیان كرتی ہیں چاہے وہ تازہ ہو یا خشك، كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

ساتوں آسمان اور اور زمین اور ان میں جو كچھ ہیں سب اس اللہ كی تسبیح بیان كرتی ہے، اور ہر چیز اللہ سبحانہ و تعالی كی تسبیح بیان كرتی ہے لیكن تم ان كی تسبیح كو سمجھ نہیں سكتے الاسراء (44).

اور یہ تو ثابت ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے سامنے پتھر اور كنكریاں بھی تسبیح بیان كرتے تھے حالانكہ یہ خشك ہیں، تو پھر علت كیا ہوئی ؟

علت یہ ہے كہ:

رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے امید ركھی كہ جب تك یہ شاخیں خشك نہ ہونگی ان كے عذاب میں كمی ہو گی، یعنی یہ مدت كوئی زیادہ اور لمبی نہیں یہ اس لیے كہ ان كے فعل كے اجتناب كرنے اور ڈرانے كے لیے كیونكہ ان كا فعل بڑا تھا جیسا كہ روایت میں آیا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" كیونكہ نہیں یہ بڑا ہے "

ایك شخص تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور جب پیشاب سے اجتناب نہ كیا تو اس نے نماز بغیر وضوء اور طہارت كیے ادا كی.

اور دوسرا چغلی اور غیبت كیا كرتا تھا، اللہ تعالی اس سے بچا كر ركھے، اور لوگوں كے درمیان عداوت و دشمنی اور بغض پیدا كرتا، تو یہ معاملہ بھی بڑا ہے.

اس حدیث كے معنی اور شرح میں یہی زیادہ اقرب ہے كہ یہ وقتی شفاعت تھی تا كہ اپنی امت كو اس سے بچنے كا كہا جائے، نہ كہ مستقل اور ہمیشہ كی شفاعت سے بخل.

دوم:

بعض علماء كرام ـ اللہ انہیں معاف كرے ـ كا كہنا ہے:

انسان کے لیے قبر پر تازہ شاخ یا چھڑی رکھنی مسنون ہے تا کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہو، لیکن یہ استنباط بہت بعید ہے، اور ہمیں درج ذیل امور کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں:

اول:

ہمارے لیے تو یہ منکشف نہیں ہوا کہ اس شخص کو عذاب ہو رہا ہے، بخلاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بذریعہ وحی ان دونوں قبروں کی حالت کو منکشف کر دیا تھا.

دوم:

جب ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم نے میت کے ساتھ اچھا سلوك نہیں کیا، کیونکہ ہم نے اس کے بارہ میں غلط گمان اور ظن سوء رکھا کہ اسے عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ ہمیں کیا علم کہ اسے عذاب کی بجائے نعمتیں دی جا رہی ہوں، ہو سکتا ہے یہ میت ان میں سے ہو جن پر اللہ تعالی نے مغفرت کے بہت سارے اسباب میں سے کسی سبب کے باعث موت سے قبل ہی مغفرت و بخشش کا انعام کر دیا ہو، اور جب اسے موت آئی تو رب العباد نے اسے معاف کر دیا ہو، تو اس طرح وہ عذاب کا مستحق ہی نہیں رہتا.

سوم:

یہ استنباط سلف صالح رحمہم اللہ کے طریقہ کے خلاف ہے، چنانچہ یہ عمل سلف رحمہم اللہ کے طریقہ اور سنن میں شامل نہیں تھا، حالانکہ وہ لوگ تو سب لوگوں سے زیادہ شریعت کا علم رکھنے والے تھے.

چہارم:

اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمارے لیے اس سے بھی بہتر چیز بیان کی ہے وہ یہ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت دفن کرنے سے فارغ ہوتے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے:

" اپنے بھائی کے لیے بخشش و ومغفرت طلب کرو، اور اس کی ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ (2 / 30) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

واللہ اعلم .